12

خطوط رشید احمد صدیقی

ماخذ: مرتبہ سلیمان اظہر جاوید　　مصنف: رشید احمد صدیقی　　صنفِ ادب: خطوط نویسی

مصنف کا تعارف: (U.B+K.B)

عظیم نقّاد اور مزاح نگار رشید احمد صدیقی 1896ء کو اُتر پردیش ایک کے قصبے مریاہو ضلع بلیا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد جونپور چلے گئے۔ پھر اعلیٰ تعلیم علی گڑھ سے حاصل کی۔ آپ کے گھریلو حالات سازگار نہ تھے۔ لہٰذا مالی حالات سے مجبور ہو کر کچہری میں ملازمت کرلی تاہم ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی۔ 1921 میں آپ نے علی گڑھ سے ایم اے (اُردو) امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور 1922 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اُردو لیکچرار کے مقرر ہوگئے۔ 1958 میں آپ بطور صدر شعبۂ اُردو سُبک دوش ہوئے اور بقیہ عمر اسی شہر میں گزار کر اسی سرزمین میں پیوندِ خاک ہوئے۔

رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرز انشا پَرداز تھے جس کا مظاہرہ اُن کی تحریروں میں جا بَجا نظر آتا ہے۔ بنیادی طور پر وہ مزاح نگار تھے اور سنجیدہ مزاح و طنز و ظرافت میں ایک منفرد مقام بھی رکھتے تھے۔ اُنھوں نے نہایت خوبصورت شخصی مُرقّعے بھی لکھے ان کی علی گڑھ سے وابستگی دِیدنی تھی جس کا عملی اظہار ان کی غیر افسانوی اور تنقیدی نثر کے مرکزی موضوعات میں جا بجا ملتا ہے۔ علی گڑھ، اُردو غزل، تحریک سرسید اور تہذیبی موضوعات پر ان کا قلم بار بار اُٹھتا رہا۔ ان کے درجن بھر خطوں کے مجموعوں میں ایسے موضوعات پر مبنی انشا پردازی کے بے شمار عمدہ نمونے ملتے ہیں۔ ان کی خدمات کے عوض آپ کو ''ساہتیہ اکادمی دہلی'' کی طرف سے ساہتیہ اکادمی اعزاز'' اور پدم شری اعزاز برائے ادب و تعلیم سے نوازا گیا۔

رشید احمد صدیقی کی تصانیف میں ''طنزیات مُضحکات''، ''مضامین رشید''، ''آشفتہ بیانی میری''، ''گنج ہائے گراں مایہ''، ''ہم نفسان رفتہ''، ''جدید غزل''، ''غالب کی شخصیت اور شاعری''، ''اقبال کی شخصیت اور شاعری'' اور ''خنداں'' شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ناسازگار	بُرے	سانحہ رحلت	وفات کا حادثہ
سُبک دوش ہونا	ریٹائر ہونا	صدمہ	دُکھ
پیوند خاک ہونا	دفن ہونا	سایہ شفقت	پیار بھرا ساتھ مراد سہارا، مہربان سایہ
منفرد	الگ، خاص	معظمات	عظمتیں، کامیابیاں
تخصی مُرقعے	تخصی خاکے	بہرہ مند	فیض یاب، کامیاب
نُوازش نامہ	مکتوب، خط	ممتاز	عظمت، بڑائی
خوشخبری	خوشی کی خبر، مژدہ، ساہتیہ اکادمی کی طرف سے ملنے والے اعزاز کی طرف اشارہ ہے	مفتخر	فخر کرنے کے لائق، فخر کرنے والا
تصدیق	تائید، سچا ثابت کر دینا	سعادت	نیک بختی، نیکی
سابقہ ہوا	واسطہ، تعلق قائم ہوا	نصیب ہونا	حاصل ہونا
قدر و قیمت	اہمیت	معتبر	قابل اعتبار
دِیرینہ	پرانی	اَدبیات	لٹریچر
وضع داری	رکھ رکھاؤ	وسیع	بڑی، کھلی
خطبات	لیکچرز، دروس	مُتنوّع	ہر طرح کی، رنگارنگی
گِراں قدر	قیمتی	معترف ہونا	اعتراف کرنا، تسلیم کرنا
نیک نام	مشہور	استفادہ کرنا	فائدہ اُٹھانا
اقبال مند	بلند قیمت، خوش قسمت	نامُلائم	غیر موزوں، نامناسب
مرحوم	جس پر اللہ کی رحمت ہوگئی ہو، فوت شدگان کے لئے دعا	اظہار خیال کرنا	بیان کرنا، مدعا گوئی
محترم	قابل احترام و عزت	مُفارَقت	جدائی
رفیق	دوست، ساتھی	آداب	ادب کی جمع، سلام
شفیق	شفقت کرنے والا	سایہ رحمت	رحمت والا سایہ
صبر جمیل	خوبصورت صبر	مُتوسط	درمیانے درجہ کا
عموماً	عام طور پر	مشترکہ	ایک جیسی، اکٹھی
ہم روزہ	اسی روز	روایات	روایت کی جمع، اقدار
بقایا	باقی	رجحانات	رجحان کی جمع، جھکاؤ
واجب الادا	ادا کرنے کے قابل	سرچشمہ	منبع، مرکز
تنہائی	اکیلا پن، تخلیہ	پیروی	تقلید

www.ilmkidunya.com

اَشغال	شغل کی جمع، مشغلہ، کام	اَطراف وجَوانب	ہر طرف، اردگرد
شَب وروز	دن رات	بھلے	اچھے
سرد وگرم	اچھے اور برے دن	مکتب	مدرسہ
اَحوال	حال کی جمع، حالات	بالعموم	عام طور پر
مختصر ذخیرہ کتب	جمع شدہ چند کتابیں	تخیل	خیال، تصور
گرمی اور جولانی	جوش، جذبہ	کرشمہ انقلاب	تبدیلی کا معجزہ
تکمیل	مکمل ہونا	اَسلاف کی عظمت	اجداد کی شان، بزرگوں کی شان
سہارا	آسرا	رنج وراحت	دُکھ سُکھ
حرج	نقصان	کم وبیش	تھوڑا بہت
معلم	اُستاد	ہندوستان گیر	پورے ہندوستان پر محیط
مُتواتر	مسلسل، لگاتار	جویائے علم	علم کا متلاشی
نسبت	تعلق	آشنا	واقف
مُتعلقین	تعلق دار، زیر سایہ پلنے والے	اِستعداد	قابلیت
محروم	ناکام، لاحاصل تمنا	اِقتدار	حکومت، طاقت
طفیل	صدقے، ذریعے، واسطے	مُہتمم	اہتمام کرنے والا، منتظم
قلب ماہیت	اندر کی تبدیلی		

سبق کا خلاصہ

(U.B+A.B)

مصنف کا نام: رشید احمد صدیقی

سبق کا عنوان: خطوط رشید احمد صدیقی

خلاصہ:۔

پہلا خط ڈاکٹر محمد حسن کے نام ہے جس میں رشید احمد صدیقی ساہتیہ اکادمی سے ملنے والے اعزاز پر ڈاکٹر محمد حسن سے اظہار تشکّر میں کہتے ہیں کہ میں اس پر بہت خوش ہوں لیکن اہل خانہ کو تصدیق ہونے پر بتاؤں گا اس کاوش میں آپ کا بھی تعاون رہا۔ آپ کے احسانات مجھ ناچیز ہر بہت زیادہ ہیں آپ کی شرافت، قابلیت اور دیرینہ وضع داری میرے لیے کسی بزرگ ہستی، دوست اور عزیز سے کم نہیں۔

دوسرے خط میں رشید احمد صدیقی ظہیر احمد صدیقی کے والد کی وفات پر اُن سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ کے والد کی وفات پر ہمیں بہت رنج ہُوا ہے اور ان کے جانے سے جو خَلا پیدا ہُوا ہے وہ پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔ آپ کے لیے بڑی سعادت ہے کہ آپ نے مرحوم کے زیر اثر پرورش پائی آپ کے والد عربی، اُردو اور فارسی ادبیات کے ماہر اور علمی مسائل پر غائر نظر تھے اللہ اور کو جَوارِ رحمت میں جگہ اور آپ کو صبر عطا فرمائے۔

تیسرے خط میں ذاکر باغ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے پروفیسر سید بشیر الدین کے نام خط لکھے ہے جس میں صدیقی صاحب کہ میں کوئی قرض واجب الادا نہیں رکھنا چاہتا تھا لیکن جواب لکھنے میں تاخیر ہوگئی۔ کچھ دنوں سے احساس تنہائی شدت اختیار کر گیا ہے۔ علی گڑھ اور الہ آباد کے موجودہ حالات کے کرَب کا مجھے بھی اندازہ ہے میں ان سے گزرا ہوں مسلمانوں کا موجودہ صدی کے ابتدائی تیس چالیس برس تک یہی حال رہا۔ مشترک خصوصیات اور رجحانات تھے ابتدائی تعلیم گھر پر بتدریج مسجدوں، مکتبوں میں ہوتی اور گھریلو کتب خانوں سے استفادہ کیا جاتا جہاں اخلاقی اور تفریحی کتب، ہمارے تخّیل کو جلا بخشی اور پھر ایسے ہی تخّیل کو لے کر ہم علی گڑھ آئے اور علی گڑھ نے ہمیں اخلاقیات سے مُتعارف کرایا جس پر ہمیں فخر ہے آپ کی ہندوستان پر محیط شہرت آپکی انہیں کتابوں سے ہے آپ کی علی گڑھ سے نسبت کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ بہت سے لوگ اچھی چیز کا احترام کرنے کی صلاحیت کھو چکے ہیں۔ حالانکہ ان کو بھی شہرت واقتدار اسی کی وجہ سے حاصل ہوا اور نہ وہ اس سے دور رہ کر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

نثر پاروں کی تشریح

(ا)

نثر پارہ:۔

انعام پانے کی خوشی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کا گراں قدر حصہ ہے۔

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان	:	خطوطِ رشید احمد صدیقی
مصنف کا نام	:	رشید احمد صدیقی
بنام	:	ڈاکٹر محمد حسن
ماخذ	:	(خطوطِ رشید احمد صدیقی، مرتبہ: ڈاکٹر سلیمان اظہر جاوید)

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
سابقہ	تعلق، واسطہ
دیرینہ	پرانی
عزیز	پیارا، رشتہ دار
گراں قدر	بڑی قدر والا

سیاق وسباق:۔(صرف طلبہ کی تفہیم کے لیے) (K.B)

زیرِ تشریح نثر پارہ سبق ''خطوطِ رشید احمد صدیقی'' میں شامل پہلے خط بنام ڈاکٹر محمد حسن پر مشتمل ہے۔اس نثر پارے سے پہلے رشید احمد صدیقی نے ڈاکٹر محمد حسن کو آداب وتسلیمات پیش کیے ہیں اوراس کے بعد ساہتیہ اکادمی کی طرف سے ملنے والے اعزاز کے متعلق خوش خبری دینے پر ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اس خط کے بعد رشید احمد صدیقی کا تحریر کردہ ایک خط بنام ظہیر احمد صدیقی بھی سبق کا حصہ ہے جس میں انھوں نے ظہیر احمد صدیقی کے والد مولانا ضیا احمد مرحوم کی وفات پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔اس سبق کا آخری خط پروفیسر سید بشیر الدین کے نام ہے جس میں صدیقی صاحب نے زمانے کے بدلتے ہوئے رجحانات پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔

تشریح:۔ (U.B+A.B)

رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرز اِنشا پرداز تھے جس کا مظاہر اُن کی تحریروں میں جا بَجا نظر آتا ہے۔بنیادی طور پر وہ مزاح نگار تھے۔وہ طنز وظرافت اور سنجیدہ مزاح میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔علی گڑھ سے ان کی وابستگی دیدنی تھی۔وہ 1922 میں علی گڑھ کالج میں پروفیسر ہوئے اور جب علی گڑھ یونی ورسٹی بنی تو انھیں اُردو اَدبیات کے شعبے کا صدر بنا دیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

ان کے اہم تخلیقی موضوعات میں علی گڑھ، اردو غزل، تحریک سرسید اور تہذیبی موضوعات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مکتوب نگاری بھی ان کی شہرت کا ایک بڑا سبب ہے جن میں مذکورہ بالا موضوعات پر مبنی انشا پردازی کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔

زیر تشریح نثر پارہ رشید احمد صدیقی کے ایک ذاتی خط کا حصہ ہے یہ خط انھوں نے اپنے دوست ڈاکٹر محمد حسن کو لکھا تھا۔ رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرز اِنشاء پرداز تھے وہ اپنے درجن بھر خطوط میں اپنی بہترین اِنشاء پردازی کے عمدہ نمونے پیش کر چکے ہیں۔ اس خط میں وہ ساہتیہ اکادمی کی طرف سے ملنے والے اعزاز پر ڈاکٹر محمد حسن کا شکریہ ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ دراصل ڈاکٹر محمد حسن نے اس اعزاز کی ترسیل میں رشید احمد صدیقی کی حمایت کی تھی۔ جس پر رشید احمد صدیقی ڈاکٹر صاحب کے احسان مند رہے۔ لہٰذا وہ اپنے اس خط میں اظہار تشکّر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب سے کہتے ہیں کہ آپ کے احسانات کی تعداد میری اُن چھوٹی موٹی خدمات کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے جو میں نے گاہے بگاہے آپ کے لئے سرانجام دی ہوں گی لہٰذا آپ کی قابلیت، شرافت اور پرانے رکھ رکھاؤ کا خیال مجھے آپ کے کسی نہایت عزیز دوست سے کم نہیں ہے اور میں آپ کی اس عَملی کاوِش پر بھی آپ کا نہایت شکرگزار رہوں۔ جو آپ نے دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں علمی خطبات کو کامیاب بنانے میں کی ہے۔ گویا کہ رشید احمد صدیقی سمجھتے ہیں کہ اگرچہ دہلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں دیئے جانے والے علمی خطبات کے جملہ اخراجات کے ذمہ دار حیدرآباد دکن کے حکمران نظامِ دکن تھے تاہم ان خطبات کی شہرت کا تمام تر دارومدار ڈاکٹر محمد حسن کی عملی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

(۲)

(گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ، (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

نثر پارہ:۔

میرا خیال ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اظہارِ خیال فرماتے۔

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان : خطوط رشید احمد صدیقی

مصنف کا نام : رشید احمد صدیقی

بنام : ظہیر احمد صدیقی

ماخذ : (خطوط رشید احمد صدیقی، مرتبہ: ڈاکٹر سلیمان اظہر جاوید)

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
صفت	خوبی
استفادہ کرنا	فائدہ اٹھانا
مُتنوّع	رنگارنگ، مختلف اقسام کے
مُعترف	اعتراف کرنے والا، تسلیم کرنے والا

www.ilmkidunya.com

تشریح:۔ (U.B+A.B)

رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرزِ انشاپردازی تھے جس کا مظاہر اُن کی تحریروں میں جابجا نظر آتا ہے۔ بنیادی طور پر وہ مزاح نگار تھے۔ وہ طنز و ظرافت اور سنجیدہ مزاح میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ علی گڑھ سے ان کی وابستگی دیدنی تھی۔ وہ 1922 میں علی گڑھ کالج میں پروفیسر ہوئے اور جب علی گڑھ یونی ورسٹی بنی تو انھیں اُردو اَدبیات کے شعبے کا صدر بنا دیا گیا۔

ان کے اہم تخلیقی موضوعات میں علی گڑھ، اردو غزل، تحریک سرسید اور تہذیبی موضوعات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مکتُوب نِگاری بھی ان کی شہرت کا ایک بڑا سبب ہے جن میں مذکُورہ بَالا موضوعات پر مبنی انشاپَردازی کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔

رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرزِ انشاپَرداز ہیں ان کے خطوں کے درجن بھر مجموعے چھپ چکے ہیں جو ان کی اِنشاءپَردازی کے عمدہ نمونے سمجھے جاتے ہیں۔ زیرِ تشریح نثر پارہ رشید احمد صدیقی کے ایک خط بنام ظہیر احمد صدیقی پر مشتمل ہے۔

یہ خط انھوں نے مکتوب اِلیہ کے نام اُن کے والد کے انتقال پر تعزیت کی غرض سے تحریر کیا تھا۔ مرنے والے کے پسماندگان کے ساتھ اظہارِ تعزیت ہمارا سماجی اور مذہبی فریضہ ہے۔ اس مشکل گھڑی میں لواحقین کے ساتھ غم بانٹا جاتا ہے اور انھیں زندگی اور موت کے اس قانون میں تسلی دی جاتی ہے۔ ایسے ہی مرنے والے کی شخصیت کو اُس کی اچھائیاں یاد کر کے خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے اور اللہ سے اُس کی مغفرت کی دعا کی جاتی ہے۔ اس غرض سے مصنف اپنے دوست کے والد مولانا ضیا احمد کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔

اس نثر پارے میں صدیقی صاحب ظہیر احمد صدیقی سے اُن کے والد محترم مولانا ضیا احمد کے انتقال پُر ملال پر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ کے والد محترم ایک شفیق اور بے ضرر انسان تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی ذات سے کبھی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ علاوہ ازیں رشید احمد صدیقی اس امر کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ مولانا ضیا احمد صاحب اردو، فارسی اور عربی زبان کے ایک بڑے ادیب تھے ان کی زبانوں پر بڑی گہری نظر تھی اور وہ زبانوں کی رنگا رنگی سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے ایسے اوصاف کے ہم نہ صرف تمام عمر مُعترف رہے بلکہ جس قدر ممکن ہوا فائدہ بھی اُٹھاتے رہے۔ رشید احمد صدیقی مزید بیان کرتے ہیں کہ مولانا ضیا احمد علمی مسائل پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے نہایت شائستہ اور مہذب گفتگو فرماتے جن سے ہم ہمیشہ استفادہ کرتے رہے ہیں۔

(۳)

نثر پارہ:۔

موجودہ صدی کی ابتدا میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سامنے آتے رہتے ہیں۔

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان	:	خطوط رشید احمد صدیقی
مصنف کا نام	:	رشید احمد صدیقی
بنام	:	پروفیسر سید بشیر الدین
ماخذ	:	(خطوط رشید احمد صدیقی، مرتبہ: ڈاکٹر سلیمان اظہر جاوید)

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔
(K.B)

الفاظ	معانی
مُتوسط	درمیانہ
خصوصیات	خوبیاں
سَر چشمہ	مَنبع
مَکتب	مدرسہ

تشریح:۔
(U.B+A.B)

رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرزِ انشاپَرداز تھے جس کا مظاہر اُن کی تحریروں میں جا بَجا نظر آتا ہے۔ بنیادی طور پر وہ مزاح نگار تھے۔ وہ طنز و ظرافت اور سنجیدہ مزاح میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ علی گڑھ سے ان کی وابستگی دِیدنی تھی۔ وہ 1922 میں علی گڑھ کالج میں پروفیسر ہوئے اور جب علی گڑھ یونی ورسٹی بنی تو انھیں اردو ادبیات کے شعبے کا صدر بنا دیا گیا۔

ان کے اہم تخلیقی موضوعات میں علی گڑھ، اردو غزل، تحریک سرسید اور تہذیبی موضوعات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مکتُوب نِگاری بھی ان کی شہرت کا ایک بڑا سبب ہے جن میں مذکورہ بالا موضوعات پر مبنی انشاپردازی کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔

پروفیسر بشیر الدین کا تعلق بھی علی گڑھ کالج اور پھر علی گڑھ یونی ورسٹی سے بطور لائبریرین رہا۔ وہ رشید احمد صدیقی کے اُن خاص اَحباب میں تھے جنھوں نے زندگی میں بہت سے سرد و گرم دیکھے۔ آخری عمر میں وہ اپنی بیٹی ریحانہ بیگم کے یہاں الہٰ آباد میں منتقل ہو گئے لیکن اَحباب سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔

پروفیسر بشیر الدین نے اپنی زندگی سخت جدوجہد میں گزاری۔ زندگی میں جو انھوں نے مقام حاصل کیا وہ سخت کاوِش و محنت کا نتیجہ تھا۔ شاملِ نصاب خط سے پہلے غالباً مَکتوب الیہ نے مصنف سے اسی محنت کا ذکر کیا ہے جس کے جواب میں مصنف نے اس کی تصدیق کی ہے۔ مزید تشریح طلب اقتباس میں مصنف نے بیسویں صدی کے آغاز کے ۳۰، ۴۰ سال تک ہر مُتوسط مسلمان گھرانے کا نقشہ کھینچا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ ان خان دانوں میں مذہب، اخلاق، تاریخ اور تہذیب سے متعلق روایات مُشترک ہوتی تھیں اور ان کی پیروی ہر طرف اور ہر جانب دور دور تک کی جاتی تھی۔ جس کے اچھے اور بُرے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان خان دانوں میں بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت عموماً گھروں میں مسجدوں میں ہوتی تھی۔ اس کے لیے گھروں میں ذخیرہ کتب رکھنے کا رواج عام تھا جو مذہبی، اخلاقی اور تفریحی کتب پر مشتمل ہوتا تھا۔ خاندان کے افراد اسی ذخیرہ کتب سے مطالعہ کا کام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ عزیزوں، بزرگوں اور رشتے داروں کے شریفانہ طور طریقے ان روایات کا حصہ ہوتے تھے جو نَسل دَر نَسل آگے منتقل ہوتے تھے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ کچھ دنوں پہلے تک ان خصوصیات کے نمونے اور نمایندے مشترک خان دان کے افراد میں مل جاتے تھے۔

مختصر یہ کہ مصنف نے اپنے اس خط میں پروفیسر سید بشیر الدین کی شخصیت، عادات اور علی گڑھ یونی ورسٹی کے ساتھ ساتھ بیسویں صدی کے مسلم گھرانوں کی روایات کو بھی عُمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔

مشقی سوالات
(U.B+A.B)

سوال نمبر1: مختصر جواب دیں۔

(الف) رشید احمد صدیقی کے پہلے خط کے مخاطب کا نام کیا ہے؟

جواب: **رشید احمد صدیقی کے پہلے مخاطب کا نام**

رشید احمد صدیقی کے پہلے خط کے مخاطب ڈاکٹر محمد حسن ہیں۔

(ب): خطوط کا جواب عموماً ''ہم روزہ دیتا ہوں۔'' اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: **''خطوط کا جواب عموماً ہم روزہ دیتا ہوں'' سے مراد**

''خطوط کا جواب ہم روزہ دیتا ہوں'' سے رشید احمد صدیقی کی مراد یہ ہے کہ میں ہر خط کا جواب خط موصول ہونے کے دن ہی دے دیتا ہوں کیونکہ جواب دینے میں کسی قسم کی تاخیر کو میں اپنے ذمے واجب الادا قرض سمجھتا ہوں۔

(ج): مکتوب نگار نے خاندانوں کی مشترک خصوصیات و روایات کا سرچشمہ کس چیز کو قرار دیا ہے؟

جواب: **خاندانوں کی مشترک خصوصیات وروایات کا سرچشمہ**

مَکتُوب نِگار رشید احمد صدیقی نے خاندانوں کی مُشترک خصوصیات ورَوایات کا سرچشمہ مذہب، اخلاق، تہذیب اور تاریخ کو دیا ہے۔

(د): ظہیر احمد صدیقی کے نام مکتوب میں کس شخصیت کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا ہے؟

جواب: **اظہار تعزیت**

رشید احمد صدیقی نے ظہیر احمد صدیقی کے والد محترم مولانا ضیا احمد صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کیا ہے۔

(ہ): ڈاکٹر محمد حسن کا شکریہ کس بات پر ادا کیا گیا ہے؟

جواب: **ڈاکٹر محمد حسن کے شکریہ کی وجہ**

رشید احمد صدیقی کو ساہتیہ اکادمی دہلی کی طرف سے ان کی اَدبی خدمات کے صلے میں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔ جس کی اطلاع نہ صرف سب سے پہلے ڈاکٹر محمد حسن نے دی بلکہ انعام کی فراہمی میں رشید احمد صدیقی کے نام کی تائید بھی کی تھی اسی بات پر رشید احمد صدیقی نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

سوال نمبر ۲۔ متن کی روشنی میں قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے دُرست لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کیجیے: (U.B+A.B)

(الف) رشید احمد صدیقی نے اپنے خوابوں کی تعبیر .... میں پائی۔ (کلکتہ، ✓ علی گڑھ، دہلی)

(ب) سید بشیر الدین لائبریری کے مُہتمم کے علاوہ .... بھی تھے۔ (متعلم، معلم، ✓ علم کے متلاشی)

(ج) رشید احمد صدیقی بشیر احمد صاحب کو مزید لکھنا چاہتے تھے، مگر ....۔

(انھیں نیند آ گئی، ✓ وہ تھک گئے، ایک اور کام میں مصروف ہو گئے)

(د) صدیقی صاحب نے .... کے والد صاحب کی وفات پر انھیں تعزیتی خط لکھا۔

(✓ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر محمد حسن، سید بشیر الدین)

(ہ) رشید احمد صدیقی کو ۲۴۔ فروری ۱۹۷۳ء کو ایک .... ملی۔ (✓ خوش خبری، رجسٹری، بدخبری)

سوال نمبر ۳۔ سبق "خطوط رشید احمد صدیقی" کا متن مدنظر رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں: (K.B)

1۔ رشید احمد صدیقی نے خطوط کس شہر سے بھجوائے؟

(A) دلی (B) علی گڑھ (C) لاہور (D) لکھنو

2۔ رشید احمد صدیقی نے اپنے خط میں کس کے گراں بار احسانات کا شکریہ ادا کیا؟

(A) مولانا ضیا احمد (B) ڈاکٹر محمد حسن (C) ظہیر احمد صدیقی (D) سید بشیر الدین

3۔ رشید احمد صدیقی نے خط میں کس کے سانحہ رحلت کا ذکر کیا ہے؟

(A) مولانا ضیا احمد (B) بیگم ڈاکٹر محمد حسن (C) برادر سید بشیر الدین (D) بیگم سید بشیر الدین

4۔ مکتوب نگار نے اپنے خط بنام ڈاکٹر محمد حسن میں کس خوش خبری کا ذکر کیا ہے؟

(A) غالب ایوارڈ ملنے کی (B) تصنیف پر نقد رقم ملنے کی

(C) محکمانہ ترقی کی (D) ساہتیہ کادمی کی طرف سے ملنے والے اعزاز کی

www.ilmkidunya.com

5 **خط بنام پروفیسر بشیر الدین میں کن لوگوں کی احترام کرنے کی صلاحیت سے محرومی کا ذکر کیا ہے؟**

(A) علم و عمل سے خالی (B) احترام کے مفہوم سے نابلد

(C) علی گڑھ کی ناقدری کرنے والے (D) مادیت پسند

6۔ **"بہت کچھ اور لکھنا چاہتا تھا لیکن تھک گیا" صدیقی صاحب نے یہ جملہ کس کے نام لکھا؟**

(A) ظہیر احمد صدیقی (B) سید بشیر الدین (C) ڈاکٹر محمد حسن (D) مولانا ضیا احمد

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

B	6	C	5	D	4	A	3	B	2	B	1

سوال نمبر۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے: (U.B+A.B)

الفاظ	متضاد
اَسلاف	بچے
نیک کام	بدنام
سخاوت	بخیلی
اِعتراف	انکار
آباد	ویران
نشیب	فراز

اضافی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر 1: رشید احمد صدیقی کی تصَانیف کے نام درج کریں۔

جواب: **رشید احمد صدیقی کی تصانیف کے نام**

رشید احمد صدیقی کی تصانیف میں طنزیات ومضحکات، مضامین رشید، آشفتہ بیانی میری، گنج ہائے گراں مایہ، ہم نفسان رفتہ، جدید غزل، غالب کی شخصیت اور شاعری، اقبال کی شخصیت اور شاعری اور خنداں شامل ہیں۔

سوال نمبر 2: رشید احمد صدیقی کے خطوط کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: **خطوط کے مجموعوں کی تعداد**

رشید احمد صدیقی کے خطوط کے مجموعوں کی تعداد تقریباً ایک درجن ہے۔

سوال نمبر 3: رشید احمد صدیقی کے خطوط کس نے مُرتّب کیے ہیں۔

جواب: **مرتب کردہ کا نام**

رشید احمد صدیقی کے خطوط ڈاکٹر سلیمان اطہر جاوید نے مُرتّب کیے ہیں۔

سوال نمبر 4: مولانا ضیا احمد کو کون سی اَدبیات پر عبور حاصل تھا؟

جواب: **کامل عبور**

مولانا ضیا احمد کو اُردو، فارسی اور عربی ادبیات پر عبور حاصل تھا۔

سوال نمبر 5: رشید احمد صدیقی بنیادی طور پر کیا تھے؟

جواب: **بنیادی ہنر**

رشید احمد صدیقی بنیادی طور پر مزاح نگار تھے۔

www.ilmkidunya.com

کثیرالانتخابی سوالات

(U.B+A.B)

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ رشید احمد صدیقی کس قصبے میں پیدا ہوئے؟
(A) مراد آباد (B) غازی پور (C) فیض پور (D) مریاہو

2۔ رشید احمد صدیقی نے انٹرنس کس سال پاس کیا؟
(A) 1912 (B) 1913 (C) 1914 (D) 1915

3۔ 1921ء میں رشید احمد صدیقی نے علی گڑھ سے کس مضمون میں ایم۔اے کیا؟ (لاہور بورڈ 2014) پہلا گروپ
(A) فارسی (B) اردو (C) عربی (D) ہندی

4۔ رشید احمد صدیقی 1958ء میں کس یونیورسٹی سے بطور صدر شعبہ اے اردو سبک دوش ہوئے؟
(A) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (B) قائداعظم یونیورسٹی لاہور
(C) بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان (D) کراچی یونیورسٹی سندھ

5۔ رشید احمد صدیقی کس شہر میں دفن ہوئے؟
(A) لاہور (B) علی گڑھ (C) دہلی (D) حیدرآباد

6۔ رشید احمد صدیقی ایک صاحبِ طرز تھے؟
(A) افسانہ نگار (B) ناول نگار (C) اِنشاءپَرداز (D) شاعر

7۔ رشید احمد صدیقی ابتدائی تعلیم کے بعد کس شہر چلے گئے؟
(A) گرداس پور (B) فیروز پور (C) جون پور (D) کان پور

8۔ رشید احمد صدیقی کا سنہ وفات ہے؟
(A) 1976ء (B) 1977ء (C) 1978ء (D) 1979ء

9۔ رشید احمد صدیقی کا سنہ ولادت ہے؟
(A) 1892ء (B) 1896ء (C) 1893ء (D) 1895ء

10۔ سبق خطوط رشید احمد صدیقی میں شامل پہلا خط کس کے نام ہے؟
(A) پروفیسر سید بشیر الدین (B) ظہیر احمد صدیقی (C) ڈاکٹر محمد حسن (D) مولوی غلام رسول مہر

11۔ ڈاکٹر محمد حسن کے نام خط کس تاریخ کو تحریر ہوا؟
(A) 27 فروری 1973ء (B) 28 جون 1976ء (C) 12 جولائی 1971ء (D) 14 اگست 1947ء

12۔ رشید احمد صدیقی کو اَدبی خدمات کے صلے میں کس کی طرف سے اِعزاز ملا؟
(A) انجمن ترقی اردو (B) ترقی پسند مصنفین (C) انجمن حمایتِ اسلام (D) ساہتیہ کا ادمی دہلی

13۔ رشید احمد صدیقی کو ڈاکٹر محمد حسن کی طرف سے اعزاز کی پہلی اطلاع کب ملی؟
(A) 24 فروری (B) 25 فروری (C) 26 فروری (D) 28 فروری

14۔ دہلی یونیورسٹی میں علمی لیکچرز کے اِنعقاد کا خرچ کس کے ذمے تھا؟
(A) انگریز حکومت (B) نظام دکن کے (C) مغلیہ حکومت کے (D) دہلی یونیورسٹی کے

www.ilmkidunya.com

15۔ ظہیر احمد صدیقی کے نام خط کب تحریر کیا گیا؟

(A) 10 جولائی 1972ء (B) 10 جولائی 1973ء (C) 11 جون 1974ء (D) 12 اگست 1974ء

16۔ ظہیر احمد صدیقی کے والد کا نام کیا تھا؟

(A) مولانا ضیاء احمد (B) مولانا زعیم رضا (C) مولوی سعادت علی (D) مولوی ممتاز علی

17۔ رشید احمد صدیقی نے ظہیر احمد صدیقی کے نام خط میں کس کی وفات پر اظہارِ تعزیت کیا ہے؟

(A) ظہیر احمد صدیقی کے بھائی (B) ظہیر احمد صدیقی کے نانا (C) ظہیر احمد صدیقی کے والد (D) ظہیر احمد صدیقی کے بیٹے

18۔ پروفیسر سید بشیر الدین کے نام خط کس پتے سے ارسال ہوا؟

(A) حبشی گوڑہ کراچی (B) ذاکر باغ یونیورسٹی علی گڑھ (C) جاوید منزل لاہور (D) پنجاب یونیورسٹی لاہور

19۔ پروفیسر بشیر الدین اے کی طرف سے رشید احمد صدیقی کو پہلا خط کب موصول ہوا؟

(A) 27 اکتوبر (B) 22 اکتوبر (C) 28 اکتوبر (D) 30 اکتوبر

20۔ رشید احمد صدیقی نے پروفیسر سید بشیر الدین کے نام کس تاریخ کو خط لکھا؟

(A) شنبہ 3 نومبر 1973ء (B) شنبہ 4 نومبر 1974ء (C) شنبہ 5 نومبر 1975ء (D) شنبہ 6 نومبر 1976ء

21۔ سید بشیر الدین کا گہرا مطالعہ کس شہر کی تہذیب کے متعلق تھا؟

(A) لکھنو (B) دہلی (C) علی گڑھ (D) بمبئی

22۔ سبق رشید احمد صدیقی میں شامل خطوط کس کے مُرتّب کردہ ہیں؟

(A) سلیمان اطہر جاوید (B) ڈاکٹر خلیق انجم (C) مولوی غلام رسول مہر (D) رشید احمد صدیقی

23۔ رشید احمد صدیقی نے اپنے خوابوں کی تعبیر ______ میں پائی:

(A) کلکتہ (B) علی گڑھ (C) دہلی (D) لکھنو

24۔ سید بشیر الدین لائبریری کے مُہتمم کے علاوہ ______ بھی تھے:

(A) متعلم (B) معلم (C) علم کے متلاشی (D) استاد

25۔ رشید احمد صدیقی بشیر احمد صاحب کو مزید لکھنا چاہتے تھے، مگر ______

(A) انھیں نیند آگئی (B) وہ تھک گئے

(C) ایک اور کام میں مصروف ہوگئے (D) وہ فارغ ہوگئے

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

C	6	B	5	A	4	B	3	C	2	D	1
D	12	A	11	C	10	B	9	B	8	C	7
B	18	C	17	A	16	B	15	B	14	A	13
C	24	B	23	A	22	C	21	A	20	A	19
										B	25

www.ilmkidunya.com